

49752-مذی نکلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

سوال

تجارتی مارکیٹ میں میرا کام ایسا ہے کہ مجھے لڑکیوں سے بات چیت اور ان کے ساتھ معاملات کرنا پڑتے ہیں، میں ان سے بغیر کسی شہوت کے بات چیت کرتا ہوں لیکن پھر بھی محسوس ہوتا ہے کہ عضو تناسل سے کچھ خارج ہوا ہے، مجھے معلوم نہیں آیا یہ منی ہے یا مذی کیا میرا روزہ فاسد ہو جاتا ہے؟

پسندیدہ جواب

سوال کرنے والے کو شک ہے کہ آیا یہ منی ہے یا مذی۔

منی اور مذی میں فرق یہ ہے کہ: مرد کا مادہ منویہ سفید اور گاڑھا، اور عورت کا پتلا اور زرد ہوتا ہے، لیکن مذی خوشطبعی کرتے یا جماع کا سوچتے یا ارادہ کرتے یا دیکھتے وقت پتلا اور لیس دار سفید مادہ نکلتا ہے، اور اس میں مرد و عورت مشترک ہیں۔ اھ

دیکھیں: فتاویٰ الجبۃ الدائمۃ للمجتہدین والافتاء (418/5)۔

غالباً یہی ہے کہ آپ سے جو خارج ہوا ہے وہ مذی ہے نہ کہ مادہ منویہ کیونکہ منی اچھل کر نکلتی ہے اور مرد کو اس کا احساس بھی ہوتا ہے۔

اور منی نکلنے کا باعث روزہ کو توڑنے کا باعث ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص جماع کرے یا بوسہ لے یا مباشرت کرے یا پھر عورتوں کو بار بار دیکھے اور اس کی منی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (2571) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور اگر وہ مذی کے اخراج کا سبب پیدا کرے اور مذی خارج ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔

خاندانہ کا مذہب ہے کہ اگر مذی نکلنے کا سبب مباشرت مثلاً ہاتھ سے چھونا، یا بوسہ لینا وغیرہ ہو تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

اور اگر مذی کے خروج کا سبب بار بار دیکھنا ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ اس سے مطلقاً روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے مباشرت سے مذی آئے یا کسی اور طریقہ سے، بلکہ روزہ منی سے ٹوٹتا ہے نہ کہ مذی سے۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (363/4)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ "الشرح الممتع" میں اس مسئلہ میں خاندانہ کا مسلک ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

"اور اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں، کیونکہ مذی منی سے کم ہے، نہ تو شہوت کے اعتبار سے اور نہ ہی بدن کے انحلال کے اعتبار سے، لہذا مذی کو منی کے ساتھ ملانا ممکن نہیں ہے"

اور صبح یہ ہے کہ اگر اس نے مباشرت کی اور مذی خارج ہوگئی یا مشت زنی کی اور مذی خارج ہوگئی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا، اور اس کا روزہ صبح ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اختیار کیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کی دلیل نہیں ملتی (یعنی مذی کے خارج ہونے سے روزہ ٹوٹنے کی دلیل نہیں ملتی) کیونکہ یہ روزہ عبادت ہے جسے انسان نے شرعی طریقہ کے ساتھ شروع کیا ہے، لہذا اس عبادت کو بغیر کسی دلیل کے فاسد کرنا ممکن نہیں ہے" اھ

دیکھیں: الشرح الممتع (236/6).

اور مشت زنی کی تو مذی خارج ہوگئی کا معنی یہ ہے کہ: اس نے منی نکالنے کی کوشش کی لیکن منی خارج نہ ہوئی بلکہ مذی نکل آئی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جب انسان روزے کی حالت میں بوسہ لے یا گندی اور بے ہودہ محزب الاخلاق فلمیں دیکھیں اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو کیا وہ روزے کی قضاء کرے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مذی خارج ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے بیوی کا بوسہ لینے یا فلمیں دیکھنے یا شہوت انگیزی کے کسی دوسرے کام کی بنا پر مذی خارج ہو، لیکن مسلمان شخص کے شایان شان اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ گندی اور محزب الاخلاق فلموں کا مشاہدہ کرے اور حرام کردہ گانے اور موسیقی وغیرہ سنے.

لیکن شہوت کی ساتھ منی خارج ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، چاہے یہ مباشرت یا بوسہ لینے یا بار بار دیکھنے یا شہوت کے دوسرے اسباب مثلاً مشت زنی وغیرہ سے منی خارج ہو، اور رہا احتلام اور سوچ تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا چاہے منی بھی خارج ہو جائے. اھ

دیکھیں فتاویٰ ابن باز (267/15).

مستقل فتویٰ کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارک میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا اور میرے ساتھ ہی بیوی بھی تھی اور ہم روزے کی حالت میں تھے تقریباً آدھ گھنٹہ ہم ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کرتے رہے اور جب میں اس سے دوڑھا تو میری سلوار گیلی تھی اور میں نے پھر دوبارہ بھی ایسا کیا گزارش ہے کہ آیا میرے ذمہ کفارہ ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اگر تو واقعاً ایسا ہی ہے جیسا آپ بیان کر رہے ہیں تو اصل کو مد نظر رکھتے ہوئے نہ آپ پر قضاء ہے اور نہ ہی کفارہ، لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ نسی منی تھی تو پھر آپ پر غسل اور قضاء ہے، کفارہ نہیں. اھ

دیکھیں: فتاویٰ البیہ الدائمہ للبحوث العلمیہ والافتاء (273/10).

حاصل یہ ہوا کہ: آپ کو کچھ لازم نہیں آتا اور آپ کا روزہ صبح ہے حتیٰ کہ آپ کو یہ یقین ہو جائے کہ آپ کی منی خارج ہوئی ہے، اور اگر منی ہو تو پھر آپ پر اس دن کے روزہ کی قضاء ہے کفارہ نہیں.

اور آپ کو بغیر کسی ضرورت کے عورتوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور اگر آپ کو ان سے بات چیت کرنے کی ضرورت بھی ہو تو آپ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان پر عمل کرتے ہوئے بات چیت کے وقت نظریں نیچی رکھیں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مومنوں کو کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کی خبر رکھنے والا ہے﴾۔ النور (30).

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے حدیث بیان کی ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی نظر پھیرنے کا حکم دیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2159).

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

(النجاء) اچانک ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ کسی اجنبی عورت پر اچانک اور بغیر ارادہ و قصد کے نظر پڑ جائے تو اس پر پہلی نظر پر اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اس پر اسی وقت اپنی نظر کو دوسری طرف پھیرنا واجب ہے، اگر وہ اسی وقت نظر پھیر لیتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن اگر وہ اسے دیکھتا ہی چلا جاتا ہے تو اس حدیث کی بنا پر وہ گنہگار ہوگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس فرمان کی بنا پر نظر پھیرنے کا حکم دیا ہے کہ:

﴿مومنوں کو کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں﴾۔ اھ

اور اگر ممکن ہو سکے کہ عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کے معاملات کے لیے عورت کام کرے تو یہ زیادہ بہتر اور اچھا ہے۔

واللہ اعلم.